طالب علم کو مرحبا کہتے ہیں اور اس کا استقبال کرتے ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ، الْقَائِلِ فِي مُحْكَمِ الْآيَاتِ:(يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ)(١)، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ)(٢).

رفیقانِ ملت اسلامیہ! اور عزیز طلبۂ علم! ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں علم حاصل کرنے کیلئے حاضر ہوا ہوں تو آنحضرت ﷺ بہت مسرور ہوئے اور ان سے فرمایا: «مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ»(٣) مرحبا! طالب علم کا استقبال ہے، آپ ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی تاکید فرمائی ہے کہ وہ طلبۂ علم کو خوش آمدید کہیں اور ان کو علمی نفع پہونچائیں چنانچہ ارشاد ہے: «سَيَأْتِيكُمْ أَقْوَامٌ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَقُولُوا لَهُمْ: مَرْحَبًا مَرْحَبًا»(٤). عنقریب تمھارے پاس لوگ علم حاصل کرنے کیلئے حاضر ہوں گے پس جب انہیں دیکھنا تو ان کو مرحبا کہنا اور ان کا استقبال کرنا، تو ہم بھی نبی کریم ﷺ کی اطاعت میں کہتے ہیں۔ عزیز طلبہ! خوش آمدید۔ تمھارا استقبال ہے اور اپنے اپنے مدارس اور جامعات کی طرف تمھاری واپسی پر تمہیں مبارک باد پیش ہے تمھاری یہ واپسی اور محنت اس لئے

(١) المجادلة: ١١.
(٢) البقرة: ٢٨٢.
(٣) الطبراني في المعجم الكبير: ٧٣٤٧. وهو صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.
(٤) ابن ماجه: ٢٤٧.

ہے تاکہ تم اپنے تعلیمی مقاصد میں کامیاب ہوسکو، مزید نافع علوم اور مفید معارف حاصل کر سکو، ان عظیم کوششوں اور سہولتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ملک عزیز نے جن کو تمھارے لئے فراہم کرر کھا ہے اور ان عظیم قربانیوں سے استفادہ کرتے ہوئے جنہیں اساتذۂ کرام تمھارے کیلئے پیش کررہے ہیں بلاشبہ اساتذہ اور مدرسین مکمل تعظیم و احترام کے مستحق ہیں کیونکہ وہ نسلِ نو کی تربیت کررہے ہیں اورافراد سازی کا فریضہ انجام دے رہے ہیں نیز انہوں نے طلبہ کی فکری تعمیر اخلاقی پاکیزگی اور صلاحیتوں کو حوصلہ بخشنے کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھا رکھی ہے نبی کریم صاحبِ خُلق عظیم ﷺ نے معلِّموں کی شان میں فرمایا ہے: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا، وَحَتَّى الْحُوتَ؛ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ»(١). لوگوں کو خیر اور بھلائی کی تعلیم دینے والے پر اللہ تعالی رحمت نازل فرماتا ہے اور اسکے فرشتے اور آسمان وزمین والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی سوراخ میں اور مچھلیاں، اسکے لئے دعائیں کرتی ہیں، مدرسین اور اساتذہ کیلئے یہ دعا اس لئے ہے کیونکہ وہ رسول اکرم ﷺ کے پاکیزہ طریقے کی پیروی کررہے ہیں اور لوگوں کو علم سکھا رہے ہیں رسولِ اکرم ﷺ کا فرمان ہے: «إِنَّ اللَّهَ... بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا»(٢) بلا شبہ اللہ تعالی نے... مجھے معلِّم بنا کر اور لوگوں کیلئے آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے

---

(١) الترمذي: ٢٦٨٥.
(٢) مسلم: ١٨٨.

بچوں کی تعلیم وتربیت کیلئے قربانی پیش کرنے والو! بچوں کی تعلیم وتربیت میں ماں باپ کا بہت بڑا کردار ہوتا ہے پس ضروری ہے کہ والدین اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت پر نظر رکھیں ان کی رہنمائی اور ہمت افزائی کرتے رہیں اساتذۂ کرام کے احترام کی اور بھرپور علمی استفادہ کی ان کو تاکید کرتے رہیں اسی طرح گھر میں ایسا مناسب ماحول فراہم کریں جس میں بچوں کیلئے پڑھنا لکھنا اور ہوم ورک کرنا آسان ہو پس گھر اور مدرسہ کی مشترک اور مکمل محنت سے طلبہ کو بھرپور کامیابی ملے گی اور ایسی تعلیم یافتہ اور باشعور نسل تیار ہوگی جسکو دین ودنیا کی سعادت حاصل ہوگی وہ تیزی کے ساتھ ترقی کرے گی اور دوسروں کے مقابلے میں امتیازی مقام حاصل کرے گی پس ان کی محنتوں اور حصولیابیوں سے وطن کو قوت ورفعت ملے گی اور اس کی روایات کو پاکیزگی اور تہذیب کو سربلندی حاصل ہوگی کیونکہ کسی بھی ملک کو اسی وقت کامیابی اور ترقی نصیب ہوتی ہے اور اسی وقت رفعت وسربلندی ملتی ہے جب فرزندان وطن علوم ومعرفت کی راہ میں قدم بڑھاتے ہیں اور اس کیلئے قربانیاں پیش کرتے ہیں اللہ ربُّ العزت نے فرمایا ہے: (قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ)[1]. آپ کہیے کیا علم والے اور جہل والے (کہیں) برابر ہوتے ہیں ،: یا اللہ! ہمارے بچوں اور بچیوں کو علمِ نافع اور عملِ صالح عطا فرما اور ان کے علم وعمل میں اضافہ اور ترقی عطا فرمادے اور ہم سبکو اپنی اور اپنے نبی محمد ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمادے اور ان لوگوں کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے، جنکی اطاعت کا تو نے حکم دیا ہے

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) الزمر: ٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، وَخَلَقَ الْعُقُولَ وَوَهَبَهَا حِكْمَةً وَفَهْمًا، لِتَزْدَادَ مِنَ الْعِلْمِ نَفْعًا وَرُشْدًا، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ قُدْوَةِ الْمُعَلِّمِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

عزیز طلبۂ علم ! اور مستقبل کی قیادت کرنے والو! یقیناً امارات کی ہوشمند قیادت نے تعلیم وتربیت پر کثیر سرمایہ خرچ کیا ہے اور طلبۂ عزیز کیلئے علمی و تحقیقی فوقیت کے ذرائع اور سائنسی ترقی کے اسباب فراہم کئے ہیں چنانچہ حکومت نے مدارس اور یونیورسٹیاں قائم کیں ان کو جدید وسائل اور ٹکنالوجی سے مستحکم کیا، اور ان میں جدید ترین سائنسی آلات اور تحقیقی وسائل فراہم کئے تاکہ طلبہ خوب محنت کریں اور جدید ٹکنالوجی سے فائدہ اٹھائیں پس ان کے علم میں اضافہ ہو، ان کی صلاحیتوں کو پختگی حاصل ہو، اور وہ اپنے خصوصی میدانوں میں کچھ نیا اور انوکھا کارنامہ انجام دیں، اور وہ پورے حوصلہ اور مثبت سوچ کے ساتھ مستقبل پر نگاہ رکھیں اور آگے کی طرف بڑھیں، اسی طرح علم کی بدولت اللہ اور رسولُ اللہ سے ان کا تعلق مضبوط ہو اپنے رب پر ان کا ایمان پختہ ہو اور ان کے دلوں میں خالق کائنات جَلَّ جَلَالُهُ کی خشیت پیدا ہو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: (إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ)[1]. اللہ سے وہی بندے ڈرتے ہیں جو (اسکی عظمت کا) علم رکھتے ہیں بلاشبہ علم نافع کی بدولت آدمی کو دین ودنیا کی کامیابی حاصل ہوتی ہے اس کی تہذیب کو روشنی اور تمدن کو ترقی نصیب ہوتی ہے، اور تعمیر وترقی کا سلسلہ قائم ودائم رہتا ہے یا اللہ! ہم آپ

---

(١) فاطر: ٢٨.

سے علمِ نفع عملِ صالح اور اخلاقِ حسنہ کا سوال کرتے ہیں نیز دنیا کی سعادت مندی اور آخرت کی کامیابی کی دعا کرتے ہیں** هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرَاتِ أَوْفَرَهَا، وَمِنَ الْعُلُومِ أَنْفَعَهَا، وَمِنَ الْأَخْلَاقِ أَكْمَلَهَا، وَنَسْأَلُكَ السَّعَادَةَ فِي الدُّنْيَا، وَالْفَوْزَ فِي الْآخِرَةِ.

اللَّهُمَّ بَارِكْ لِلْمُعَلِّمِينَ فِي جُهُودِهِمْ، وَأَدَاءِ رِسَالَتِهِمْ، وَنَفْعِ طُلَّابِهِمْ، وَوَفِّقِ الْبَنَاتِ وَالْأَبْنَاءَ فِي دِرَاسَتِهِمْ، وَأَعِنْهُمْ عَلَى تَحْصِيلِ دُرُوسِهِمْ، وَيَسِّرْ لِلْآبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ أَدَاءَ مَهَامِّهِمْ؛ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ زَايِدٍ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ على دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيْخَ مَكْتُوم، وَالشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.